السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں سعودی عرب میں ملازمت کرتا ہوں۔ میں نے پاکستان میں اپنے رہنے کےلیے گھر بنایا ہے اور ابھی اس میں رہائش پذیر نہیں ہوا ہوں۔ میں نے وہ مکان کرائے پر دے دیا ہے۔ اس کی زکوۃ کے بارے میں کیا حکم ہے۔ ؟ نیز تنخواہ کے اوپر زکوۃ کا کیا حکم ہے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

1۔ اللہ تعالی نیتوں کے حالات بہتر جانتا ہے ،اگر آپ نے یہ مکان رہائش کےلئے بنایا ہے تو نہ تو اس مکان پر زکوۃ ہے اور نہ ہی اس کے کرائے پر زکوۃ ہے۔ ہاں البتہ اگر آپ کے پاس اتنا کرایہ جمع ہوجاتا ہے جو نصاب کو پہنچ جائے اور اس پر سال بھی گزر جائے تو پھر آپ کو زکوۃ دینا پڑے گی۔ اور اگر آپ یہ کرایہ ہر ماہ ہی ساتھ ساتھ خرچ کر جاتے ہیں اور کچھ بھی رقم نہیں بچتی ہے تو پھر اس کوئی زکوۃ نہیں ہے۔ نبی کریم نے فرمایا: «لیس علی المسلم فی عبده ولا فرسه صدقة» (مسلم: 982) مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے میں کوئی زکاۃ نہیں ہے۔

اس حدیث کی شرح میں امام نووی فرماتے ہیں کہ

ہذا الحدیث أصل فی أن أموال القنیة لا زکاة فیها

یہ حدیث اس بارے میں اصل ہے کہ کمائی کرنے والے اموال (جیسے غلام، گھوڑا اور فیکٹری وغیرہ) میں زکوۃ نہیں ہے۔

لہذا وہ گھر جو کرایہ دیتا ہے، اس گھر پر کوئی زکوۃ نہیں ہے۔ البتہ اس کی آمدنی پر ہوگی، جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

2۔ تنخواہ کا بھی طریقہ کار ہے جو اوپر گزرا یعنی اگر آپ کے پاس اتنی تنخواہ جمع ہوجاتی ہے جو نصاب کو پہنچ جائے اور اس پر سال بھی گزر جائے تو پھر آپ کو زکوۃ دینا پڑے گی۔ اور اگر آپ یہ تنخواہ ہر ماہ ہی ساتھ ساتھ خرچ کر جاتے ہیں اور کچھ بھی رقم نہیں بچتی ہے تو پھر اس کوئی زکوۃ نہیں ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتوی کمیٹی

محدث فتویٰ